بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ذیل ۴۴۹
جلد ۳۶/۷۲ جمعرات ۳ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ، ۱۷ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش، ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء نمبر ۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۶ تبلیغ/فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت رات سے بہت خراب ہے۔ دل کی دھڑکن کی رفتار زیادہ ہے۔ احباب کرام خاص توجہ سے اور دلی التزام کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

● برادرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور جنہیں یکم فروری کو حادثہ پیش آیا تھا ابھی ہسپتال میں ہی ہیں گو طبیعت مائل بصحت ہے مگر ابھی دعاؤں کی کافی ضرورت ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا فرمائیں۔ (عنایت اللہ کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

● خدا تعالیٰ کے فضل سے زمبابوے میں مشن ہاؤس خریدا جا چکا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی درخواست پر ازراہ شفقت اس مشن ہاؤس کا نام "بیت الثناء" تجویز فرمایا ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس مشن ہاؤس کو حمد و ثنا سے بھر دے اور اس سارے علاقہ میں اس کی معرفت حمد و ثنا کے وسیع سے وسیع تر ہونے کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔
(عبدالباسط مبلغ ـــــ زمبابوے)

● امریکہ سے اطلاع ملی ہے کہ مبلغ امریکہ مکرم انعام الحق کوثر صاحب کا اپینڈکس اور ہرنیا کا اپریشن ہونیوالا ہے احباب ان کے کامیاب اپریشن اور صحت کے لئے دعا کریں۔ (وکیل التبشیر)

● مکرم و محترم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ گی آنا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کا بیٹا نصیر سینہ اور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (وکیل التبشیر)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام

جلسہ یوم مصلح موعود کے انعقاد کا اعلان

(محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

لجنہ ربوہ مقامی کے زیر انتظام انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ فروری ۳½ بجے شام احاطہ لجنہ مرکزیہ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوگا۔

تمام ممبرات لجنہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بروقت مقام جلسہ پر پہنچ کر جلسہ کی کارروائی خاموشی سے سنیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ایک عالم کا عالم مرا ہوا زندہ ہو گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے نتیجے میں محبت الٰہی کی سوزش دل میں پیدا ہوتی ہے

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا ..... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے رُوحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دُنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔" (اتمام الحجۃ صفحہ ۳۶)

"میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس اور شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دیکر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالےٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

سوئٹزرلینڈ کی زیورک یونیورسٹی میں سیرت النبی پر جلسہ

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ ہر سال ماہ ربیع الاول کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر لیکچروں کا انتظام کرتی ہے۔ پبلک جلسوں کا انعقاد کر کے عوام و خواص کے سامنے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوہ کو صحیح رنگ میں پیش کر کے غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاتا ہے اس دفعہ ہمارا ارادہ تھا کہ جلسہ سیرۃ النبی زیورک کی یونیورسٹی میں منعقد کیا جائے اس غرض کے لئے ہمیں مجبوراً تاریخوں میں تبدیل کرنی پڑی اور یہ جلسہ ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوا۔

اس جلسہ کی اہم تقریر مکرم نسیم مہدی صاحب امام مسجد زیورک نے "آنحضرت کی تعلیم امن" کے موضوع پر کی۔ انہوں نے بتایا کہ امن کے بارہ میں اسلام کی تعلیم ایک عالمی تعلیم ہے کیونکہ خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اسلام جیسے مذہب کے لئے ضروری تھا کہ وہ بین الاقوامی مسائل پر روشنی ڈالے۔ مذہبی رواداری اور ہر شخص کے لئے مذہبی آزادی اس تعلیم کا حصہ ہے اور اس سے حضورؐ کی تعلیم امن کی فوقیت اور برتری واضح ہے اس زمانہ میں اقوام متحدہ کا قیام جن وجوہ کی بناء پر ہوا ہے اُن کا ذکر چودہ سو سال قبل قرآن کریم میں کیا گیا تھا۔ تاہم اقوام متحدہ نے ابھی تک ان اصولوں پر عمل نہیں کیا۔ جو اسلام نے قیام عمل کے لئے ضروری قرار دیئے ہیں۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نے مزید کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے ماننے والوں نے پہلے تیرہ سال مکہ میں

(باقی صفحہ ۳ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

۱۷ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوری نوعِ انسانی کے حقوق کی حفاظت کرنیوالا دین

اسلام چونکہ نوعِ انسانی کی ہدایت اور راہ نمائی کی غرض سے آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ پوری نوعِ انسانی اس دینِ واحد پر متحد ہو جائے۔ اس لئے یہ واحد مذہب ہے جس نے نوعِ انسانی کا شرف قائم کر کے پوری نوعِ انسانی کو ایک برادری شمار کیا ہے اور اس برادری کے حقوق قائم کر کے مسلمانوں کو ان حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیکر ہدایت فرمائی ہے کہ وہ ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح ایک دوسرے سے محبت کریں اور باہم حسنِ سلوک سے پیش آئیں اور ایک دوسرے کے حقوق کا بطور خاص خیال رکھیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اخوتِ اسلامی اور اسلامی برادری کے سوا اور کسی اخوت اور برادری کو اسلام تسلیم نہیں کرتا۔ اسلامی اخوت اور برادری کا اپنا ایک حلقہ ہے۔ اس کی حیثیت ایک وسیع دائرہ کے اندر ایک علیحدہ دائرہ کی ہے۔ وہ دائرہ علیحدہ تو ہے لیکن اس بڑے اور وسیع تر دائرہ کے اندر اس سے باہر نہیں۔ وہ وسیع تر دائرہ پوری نوعِ انسانی یا انسانیت کا دائرہ ہے۔ اس وسیع تر دائرہ میں پوری نوعِ انسانی شامل ہے اور اس کی حیثیت اپنی جگہ انسانی برادری کی ہے۔ اسلام نے اس برادری کے حقوق قائم کر کے ان کی ادائیگی کو بھی اتنا ہی ضروری قرار دیا ہے جتنا کہ اسلامی اخوت اور اسلامی برادری کے حقوق کا ادا کرنا ضروری ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر مومنوں کو مخاطب کر کے انہیں یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اس نے انہیں آپس میں بھائی بھائی بنایا وہاں بیک وقت تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے انہیں یہ یاد دلایا کہ انہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کی اولاد اور انسان ہونے کی حیثیت میں وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ چنانچہ پہلے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج

(آل عمران آیت ۱۰۴)

یعنی اے مومنو! تم سب اللہ کے دین پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ اور تفرقہ سے بچو۔ اللہ کا احسان یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اور اس نے تمہارے دل باہم جوڑ دیئے۔ چنانچہ تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔

پھر یہی بات اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوعِ انسان کو مخاطب کر کے اس طرح ذہن نشین کرائی کہ انسان ہونے کی حیثیت میں بھی وہ سب بھائیوں کی طرح ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج (النساء آیت ۲)

اے انسانو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے ہی اس کا جوڑا پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے (مراد یہ کہ تم سب بنی آدم ہونے کی حیثیت میں باہم بھائیوں کی طرح ہو)

اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسلمانوں کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے یہ فرمایا:۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ۔ (المسلم کتاب البر والصلۃ)

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس لئے مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، اس کی تحقیر نہیں کرتا اس کو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا۔

وہاں ساتھ ہی آنحضورؐ نے انسانیت کے وسیع تر دائرے کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے ان کے تعلق میں اس بات کو اس طرح ذہن نشین کرایا:۔

لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا (بخاری)

آپس میں بغض نہ رکھو، اور نہ ہی حسد کرو، اور نہ ہی بے تعلقی اختیار کرو اور نہ ہی قطع تعلقات کرو، اور سب خدا کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کی شرح میں سید سلیمان ندوی صاحب نے لکھا ہے:۔

"اس حدیث پاک میں انسانی برادری کا وہ نقشہ کھینچا گیا ہے جس پر سچائی سے عمل کیا جائے تو یہ شر اور فساد سے بھری ہوئی دنیا دفعۃً جنت بن جائے۔"

(سیرت النبی جلد ششم صفحہ ۳۲۹ زیر عنوان انسانی برادری کا حق)

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا تفریق و امتیاز تمام انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے اور ان کے ساتھ رحم کا معاملہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَحَتّٰى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۷۲)

تم میں سے کوئی اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوگا جب تک کہ وہ دوسرے انسانوں کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک وہ آدمی کو صرف خدا کے لئے پیار نہ کرے۔

اس حدیث سے محبتِ انسانی کی وسعت ساری انسانی برادری تک وسیع کر دی گئی ہے اسی ضمن میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک مشہور ارشاد یہ ہے کہ:۔

"تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔"

(مستدرک حاکم کتاب البر والصلہ)

اسی طرح ایک دفعہ آپؐ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اگر کوئی مسلمان ایک درخت لگائے تو اس سے جو انسان یا پرندہ بھی جو کچھ کھائے گا تو اس کا ثواب اس لگانے والے کو ملے گا" (بخاری)

آپؐ نے اس امر کی کوئی تخصیص نہیں فرمائی کہ مسلمان کھائے تو ثواب ملے گا بلکہ فرمایا جو انسان یا پرندہ بھی اس درخت سے کچھ فائدہ اٹھائے گا، درخت لگانے والے کو ثواب ملے گا۔ ایک اور حدیث کی رو سے آپؐ نے ہر جاندار سے (خواہ وہ انسان ہونے کی صورت میں مومن ہو یا کافر یا جانور ہونے کی صورت میں چرند ہو یا پرند) رحم کا سلوک کرنے کی ہدایت فرمائی۔

الغرض شرف انسانی کے قیام اور نوعِ انسانی کے ساتھ محبت و اخوت کی جو بے نظیر تعلیم اسلام نے دی ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں دی۔ اسلام کی یہ فضیلت اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پوری نوعِ انسانی کے لئے کامل ہدایت کے طور پر دنیا میں بھیجا ہے اور نوعِ انسانی کی نجات صرف اور صرف اس کی پیروی کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مسلمان ماہر طبیعات کے خیالات!

سوڈان نیوز ایجنسی کے رسالہ ویکلی ریویو کے اشوع نمبر ۵۶۱ بروز جمعہ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۳ء کے آرٹیکل کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

آرٹیکل کے مصنف خرطوم کے نعمت اسے منعم ہیں۔ اور ترجمہ محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے کیا ہے۔ (ادارہ)

۱۹۷۹ء کے نوبل انعام یافتہ پروفیسر محمد عبدالسلام صاحب کو پچھلے ہفتے خرطوم یونیورسٹی نے نظریاتی فزکس میں ان کے عظیم الشان کام کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا

سوڈان نیوز ایجنسی ویکلی ریویو نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلمان نو اور ترقی پذیر ممالک کے اس عظیم سائنسدان کو جس نے برقی مقناطیسی قوت اور کمزور نیوکلر قوت کا باہمی تعلق آشکار کیا ہے اپنے ناظرین سے متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ ان کے چیدہ چیدہ کارناموں کا تذکرہ ہو سکے۔ اور مسلم عرب دنیا میں سائنس کی موجودہ صورتِ حال پر ان کے خیالات معلوم کیے جا سکیں۔

پاکستان کا یہ ۵۷ سالہ پروفیسر نظریاتی فزکس کا اس صدی کا سب سے بڑا سائنس دان ہے۔ جس نے اپنی تخلیقی قوتیں پارٹیکل فزکس پر مرکوز کر رکھی ہیں۔ پچھلے بیس سالوں سے وہ اس کوشش میں تھے کہ فزکس کے اس انتہائی مشکل مسئلہ کو حل کر سکیں کہ بنیادی ذرات میں کام کرنے والی مختلف قوتوں کو کس طرح ایک وحدت میں پرویا جا سکتا ہے۔

ان کے نظریے کے درست ہونے کی پہلی تصدیق ۱۹۷۳ء میں یورپ کی نیوکلر ریسرچ لیبارٹری جو سوئٹزرلینڈ میں واقع ہے اور سرن (CERN) کہلاتی ہے، کے تجربات سے ہوئی۔ جن میں نیوٹرل کرنٹس (NEUTRAL CURRENTS) جو کہ ان کے نظریہ کا ایک ضروری حصہ ہیں کے موجودہ ہونے کی شہادت ملی اس امر کی مزید تصدیق ۱۹۷۸ء میں امریکہ کی سٹینفورڈ یونیورسٹی (STANFORD UNIVERSITY) نے اپنے ایک معرکۃ الآراء تجربے سے کر دی۔

آپ کے نظریہ کا اگلا مرحلہ یہ ہے کہ ثابت کیا جائے کہ آیا طاقتور نیوکلر قوت بھی اس وحدت کا حصہ ہے یا نہیں۔ پروفیسر محمد عبدالسلام اپنے چند دیگر ساتھیوں کے ساتھ امریکہ، ہندوستان اور یورپ میں بعض تجربات میں مصروف ہیں۔ جو کم و بیش تین سال میں اختتام پذیر ہونگے۔ اگر ان تجربات کے نتائج مثبت نکلے تو پروفیسر محمد عبدالسلام کا یہ نظریہ بالکل درست ثابت ہو جائے گا۔ کہ نہ صرف کمزور نیوکلر قوت بلکہ طاقتور نیوکلر قوت بھی برقی مقناطیسی قوت سے مربوط ہے۔

اس بحث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ سائنس اور مذہب دو الگ اور متحارب چیزیں ہیں۔ اور قرآن کریم اور اس کی تعلیمات سائنسی حقائق کے متضاد ہیں۔ پروفیسر محمد عبدالسلام صاحب نے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ہونے والے ایک مذاکرہ میں اس بات کو کھول کر بیان کیا کہ یہ بات صحیح نہیں۔ اسلام تو سائنس کی ترغیب دلاتا ہے۔ اور قرآن کریم کی رو سے عالم کو فضیلت کا بہت بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں نے آٹھویں، دسویں اور گیارہویں صدی کے سنہری دور میں سائنس کو بہت ترقی دی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ مسلمان قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں سائنس کی طرف توجہ دے رہے تھے۔

آپ نے دمشق یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد علی جاذ الخاطن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ قرآن کریم میں ڈھائی صد آیات شرعی قوانین کے بارہ میں ہیں جبکہ ساڑھے سات سو آیات (یعنی قرآن کریم کا تقریباً ۱/۶ حصہ) میں مسلمانوں کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ فطرت کے مظاہر پر غور و خوض کریں اور اپنی عقل و فراست کو کام میں لاتے ہوئے سائنسی علوم کو اپنی اجتماعی زندگی کا ایک لازمی جزو بنالیں پروفیسر مذکور نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کو اپنا وارث قرار دیا ہے اور علماء سے مراد وہ سب لوگ ہیں جو دینی اور سائنسی علوم میں دسترس رکھتے ہیں۔

اسلام کے ابتدائی زمانے میں سائنس کے فروغ کا بڑا سبب وہ حوصلہ افزائی تھی جو اسلامی عرب مملکتوں نے سائنسی تخلیق کرنے والوں کے لیے روا رکھی۔

دنیائے عرب میں سائنس کا زوال کیونکر ہوا اس کی متعدد داخلی اور خارجی وجوہات ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ مسلمان سائنسدانوں نے مغرب سے اپنا تعلق بالکل منقطع کر لیا۔ جہاں اس وقت سائنس کی ترقی شروع ہو چکی تھی۔ مگر خود دنیائے عرب میں سائنسی علوم کی طرف کوئی توجہ نہ تھی۔ نتیجۃً یہ ہوا کہ مسلمان سائنسدان اس علمی میدان میں بالکل تنہا رہ گئے۔ علم میں تگ و دو کا فقدان اور تنہائی اس کی موت کے مترادف ہوتے ہیں۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ان لوگوں سے متفق ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمان اب کبھی بھی تیزی سے ترقی کرتے ہوئے سائنسی علوم کا ساتھ نہیں دے سکیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک خود دنیائے اسلام میں سائنسی علوم کا احیاء نہیں ہوتا۔ اس بات کا خدشہ موجود رہے گا۔ ہم اس میدان میں مغرب کے ہم پلہ ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ہمارا پورا معاشرہ خصوصاً ہمارے نوجوان سائنسی علوم میں ترقی کو اپنا مطمح نظر بنالیں۔ ضرورت ہے کہ قوم کے نوجوانوں میں یہ روح پھونک دی جائے اور ساری ملت انتہائی جوش سے اس منزل کی طرف بڑھنا شروع کر دے۔ ملتِ اسلام کو چاہیئے کہ اپنی افرادی دولت کے نصف حصہ کو اس کام پر لگا دیں، اور خالص سائنسی علوم اور تکنیکی سائنس پر اپنی کل قومی پیداوار کا کم از کم دو فیصد خرچ کریں۔ اور اس رقم کا کم از کم دسواں حصہ خالص سائنسی علوم پر خرچ ہو۔ جاپان میں یہ تجربہ کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح روس میں آج سے ساٹھ سال پہلے روسی سائنس اکیڈمی کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنے اراکین کی تعداد بڑھائے اور سائنسی علوم میں مہارت کو اپنا مقصود بنائے۔ آج اس اکیڈمی کے اراکین کی تعداد ۱۰ لاکھ ہے۔ اور ان سائنس دانوں کو ایسی مراعات اور سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں جو روس کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں موجود نہیں ہیں۔ یہی حال چین کا ہے۔ جس نے حال ہی میں خلائی سائنس جینیٹکس، الیکٹرونکس اور FUSION PHYSICS میں عظیم الشان کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس پس منظر میں دیکھا جائے تو یہ نظر آتا ہے کہ عرب اسلامی دنیا کی مجموعی پیداوار (G N P) چین سے زیادہ ہے اور افرادی قوت بھی تقریباً اس کے برابر ہے پھر یہ بھی ہے کہ چین کی ترقی شروع ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا، وہ ہم سے صرف پندرہ بیس سال آگے ہے۔ کیا ہم چین کے برابر بھی نہیں آسکتے؟

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام جو مذاکرہ عرب اور اسلامی ممالک میں سائنسی تحقیق و تخلیق پر ہوا، اس میں پروفیسر محمد عبدالسلام نے اپنی عظیم الشان تقریر میں کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے، کہ سائنسی علوم کی سرپرستی کی جائے اس سرپرستی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سائنس دان کو اپنے تحقیقی کام کرنے میں تحفظ فراہم کیا جائے۔

اس کے علاوہ ایک تجویز انہوں نے یہ پیش کی کہ اسلامی اور عرب ممالک کی ایک متحدہ تنظیم سائنس کے فروغ کے لیے ہونی چاہیئے۔ سائنس کی اس دولتِ مشترکہ کا احساس اور اس کی اہمیت نہ صرف مسلمان سائنس دانوں کے پیش نظر ہونی چاہیئے بلکہ مسلمان ممالک کی حکومتوں کو بھی اس بارے میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ عرب سائنسدانوں کو متحد ہو کر اپنے تمام ذرائع کو کام میں لاتے ہوئے ایک جماعت کی صورت میں کام کرنا چاہیئے سائنسدانوں کی اس دولتِ مشترکہ کو مسلم ملت میں ایک خاص مقام حاصل ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے عروج کے زمانہ میں یہ معزز اور محفوظ مقام انہیں حاصل رہ چکا ہے۔

پروفیسر مذکور نے بین الاقوامی سائنس سے ہماری سائنسی کوششوں کے بے تعلق اور غیر مربوط ہونے کا بھی ذکر کیا۔ اور اس وسیع خلیج کا بھی جو ہمارے نظام سائنس اور ترقی یافتہ مغربی ممالک یا روس کے سائنسدانوں کے آزادانہ نظام سائنس میں ہے۔

پروفیسر محمد عبدالسلام صاحب نے اسلامی اور عرب دنیا میں سائنس کے احیاء کو پانچ باتوں پر منحصر قرار دیا۔ اوّل۔ ایک خاص لگن اور جذبہ۔

دوم۔ فیاضانہ سرپرستی۔

سوم۔ سائنسدانوں میں تحفظ کا احساس۔

چہارم۔ سائنسی تنظیموں کا انتظام خود سائنسدانوں کے سپرد کیا جائے۔

پنجم۔ اس سائنسی تگ و دو کو بین الاقوامی تعاون سے فروغ دینا۔

آپ نے اپنی مشہور تقریر کو دو اپیلوں پر ختم کیا۔ پہلی یہ کہ۔ اسلامی دولتِ مشترکہ میں سائنسی علوم کا احیاء کلیتہً مسلمان سائنسدانوں پر بطور فرض عائد ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگرچہ اس وقت ہم تعداد میں کم ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں معیار کو گرنے نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ بلند پایہ سائنسی تحقیق و تخلیق کی قابلیت موجود ہے بشرطیکہ مناسب مواقع فراہم کیے جائیں۔

دوسری اپیل انہوں نے ان ذمہ دار اور اہم مجالس اور محکموں سے کی جن کی سرپرستی کے بغیر سائنسی احیاء ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ خرچ کا بین الاقوامی معیار یہ ہے کہ کوئی قوم اپنے جی این پی (G.N.P) کا کم از کم ایک سے دو فیصد خرچ کرے۔ اس حساب سے عرب ممالک کو دو سے چار ارب ڈالر سالانہ سائنس پر لگانا چاہئیں اور تقریباً اسی قدر رقم باقی مسلمان ممالک کو خرچ کرنی چاہیئے۔ اس رقم کا کم از کم ۱/۲ حصہ خالص سائنس کی تدریس پر خرچ ہونا چاہیئے۔ ضرورت ہے کہ اسلامی ممالک میں سائنسدانوں کو ان کے کام اور خیالات کے لحاظ سے مناسب تحفظ حاصل ہو۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ پروفیسر محمد عبدالسلام صاحب آجکل بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعیات INTERNATIONAL CENTRE FOR THEORETICAL PHYSICS کے ڈائریکٹر ہیں۔ یہ ادارہ اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں ۱۹۶۱ء میں قائم ہوا تھا۔ اور اقوام متحدہ کی دو شاخوں یعنی انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی اور یونائیٹڈ نیشنز ایجوکیشنل اینڈ سائنٹیفک آرگنائزیشن کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ اس میں ہر سال کم و بیش ایک سو عرب اور مسلمان ماہرین طبیعیات کام کرنے کے لیے آتے ہیں جن کے اخراجات یہ ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برداشت کرتا ہے۔

یہی ایک واحد سنٹر ہے جو ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے سائنسدانوں کے درمیان رابطہ مہیا کرتا ہے۔ سنٹر کے مشاغل میں زیادہ تر ورکشاپ اور سائنسی کانفرنسوں کا انعقاد ہے۔ جن میں ترقی پذیر ممالک کے نوجوان سائنسدانوں کو مناسب ٹریننگ دی جاتی ہے جو ان کے ممالک کی سائنسی اور اقتصادی ترقی میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے

اس سنٹر میں نسبتاً زیادہ مشہور و معروف سائنسدانوں کو فزکس اور حساب میں ایک اور پروگرام کے تحت سہولت مہیا کی گئی ہے اس سکیم کے ذریعہ متعدد سائنسدانوں کو ہر سال سنٹر کا ایسوسی ایٹ ممبر مقرر کیا جاتا ہے اس ممبر شپ کی مدت پانچ سال پر محیط ہوتی ہے۔

ان پانچ سالوں میں ہر سائنسدان تین مرتبہ سنٹر کے خرچ پر ٹریسٹ میں آکر سائنسی تحقیق کا کام کر سکتا ہے۔ اب تک ایسے ممبر مختلف سائنسی میدانوں میں نہایت عمدہ تحقیق سرانجام دے چکے ہیں۔

مثالی وقارِ عمل

سوسائٹی کراچی: ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نے مثالی وقارِ عمل منایا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ یہ وقارِ عمل اڑھائی گھنٹے جاری رہا اور اس میں ۲۵ خدام نے شمولیت کی۔

صدر کراچی: ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ صدر کراچی نے مثالی وقارِ عمل منایا جس میں ۷۰ خدام اور ۱۵ اطفال نے حصہ لیا احمدیہ ہال کی صفائی کی گئی۔ یہ وقارِ عمل سوا تین گھنٹے تک جاری رہا۔

مالیر کراچی: مجلس اطفال الاحمدیہ مالیر کراچی نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مثالی وقارِ عمل منایا اس وقارِ عمل میں ۲۱ اطفال نے حصہ لیا اس وقارِ عمل میں ایک پلاٹ سے جھاڑیوں کو کاٹ کر اسے صاف کیا گیا۔

اورنگی ٹاؤن: مجلس خدام الاحمدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی نے ۸۰ خدام اور ۴۸ اطفال نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو اجتماعی وقارِ عمل منایا جس میں سڑک کے ساتھ ساتھ گڑھوں کو پُر کیا گیا اور نالیوں کی صفائی کی گئی۔

ناظم آباد کراچی: مجلس ناظم آباد کراچی کے ۳۰ خدام نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو وقارِ عمل منایا اور دو گندی نالیوں کی صفائی کی۔

مغلپورہ لاہور: مجلس خدام الاحمدیہ قیادت مغلپورہ لاہور کے ۳۳ خدام اور ۱۱ اطفال نے ۱۰ دسمبر کو وقارِ عمل منا کر سڑک کی صفائی کی اور نشیبی جگہوں کو پتھروں سے پُر کیا۔

فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ لاہور: مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مثالی وقارِ عمل منایا خدام کی حاضری سو فیصد تھی ۲۰۰ گز لمبی سڑک میں پڑے ہوئے گڑھوں کو پُر کیا گیا۔ وقارِ عمل تین گھنٹے جاری رہا۔

(مرسلہ: مہتمم صاحب وقارِ عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"روزنامہ الفضل"

"خلیفۂ وقت کی آواز کو جماعت تک پہنچاتا ہے"

"ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی گھرانہ میں الفضل پہنچے اور ہر گھر اس سے فائدہ اٹھائے۔"

(خلیفۃ المسیح الثالث)

مکرم محمد انوار الحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ لاہور

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورِ مبارک کے پہلے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کی عظیم الشان تقریر میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ تک "الفضل" کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصینِ جماعت کے لیے یہ کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ الفضل اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لیے ایک روحانی نہر کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں .....

سیدنا حضرت اقدس اپنی جماعت کے بارہ میں فرماتے ہیں .....

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لیے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لیے تیار۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۶، ۳۳۷

الفضل ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود الفضل اخبار کی قدر و منزلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

۱۹۵۳ء میں جب الفضل اخبار کو ایک سال کے لیے بند کیا گیا تو مخلصین جماعت کو بڑی پریشانی ہوئی کہ اب جماعت کے حالات کا کیسے علم ہوا کرے گا۔ ہر شخص اپنی جگہ پریشان تھا ہر دل اس غم سے نڈھال تھا مگر خدا کے خلیفہ برحق حضرت مصلح موعود نے افرادِ جماعت کے نام جو پیغام جاری کیا وہ بھی تاریخ میں محفوظ ہے۔ اور سنہری حروف سے لکھا جانے کے قابل ہے حضور نے احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الفضل کو ایک سال کے لیے بند کر دیا گیا ہے احمدیت کے باغ کو جو ایک ہی نہر لگتی تھی۔ اس کا پانی روک دیا گیا ہے پس دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اس میں سب طاقت ہے ہم مختلف اخباروں میں یا خطوط کے ذریعہ سے آپ تک سلسلہ کے حالات پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کو اندھیرے میں نہیں رہنے دیں گے آپ بھی دعا کرتے رہیں میں بھی دعا کرتا ہوں انشاء اللہ فتح ہماری ہے کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا ہو؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا؟ ساری دنیا چھوڑ دے گی مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لیے دوڑا آ رہا ہے وہ میرے پاس ہے۔ وہ مجھ میں ہے خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دُور ہو جائیں گے تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو سلسلہ کے کام خدا خود سنبھال لے گا۔

خاکسار مرزا محمود احمد ۳۳/۵۳

(بحوالہ ہفت روزہ "فاروق" لاہور ۲ مارچ ۱۹۵۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء کو جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احبابِ جماعت کو روزنامہ الفضل خریدنے اور اس کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی تھی۔ حضور فرماتے ہیں۔

"سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں الفضل پہنچے اور الفضل سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو۔ ابھی جماعت کے حالات ایسے نہیں شاید ہر گھر میں الفضل نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جماعت کے حالات ایسے نہیں کہ ہر گھر اس سے فائدہ بھی نہ اٹھا سکے۔ اگر ہر جماعت میں الفضل پہنچ جائے اور جو بڑی جماعت ہے اور اس کے آگے کئی حلقے ہیں اس کے ہر حلقہ میں الفضل پہنچ جائے اور الفضل کے مضامین وغیرہ دوستوں کو سنائے جائیں تو ساری جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے خصوصاً خلیفۂ وقت کے خطبات اور مضامین اور درس اور ڈائریاں وغیرہ ضرور سنائی جائیں خصوصاً میں نے اس لیے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ بنایا ہے۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۶۷ء صفحہ ۹)

پھر فرماتے ہیں

"ہر جماعت میں کم از کم ایک پرچہ الفضل کا جانا چاہیئے ..... پس الفضل کی اشاعت کی طرف جماعت کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو الفضل خریدنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کانوں تک وہ آواز پہنچنی چاہیئے جو مرکز کی طرف سے اٹھتی ہے اور خلیفۂ وقت جو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ ہے اس کی طرف آپ کے کان ہونے چاہئیں اور اس طرف آپ کی آنکھیں ہونی چاہئیں اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اسلام جلد تر غالب آ جائے۔" (ایضاً)

پس مذکورہ ارشادات کی روشنی میں ہر فردِ جماعت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے الفضل کی اشاعت میں کوشاں ہو اور اپنے اردگرد کے ماحول کا جائزہ لے کہ آیا اس کے اپنے ماحول میں الفضل اخبار آ رہا ہے یا نہیں اسی طرح اسی طرح جماعت کی ذیلی تنظیموں یعنی مجلس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، اور لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران بھی حضور کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنے اپنے ماحول میں الفضل کی اشاعت کو دگنی کر سکتے ہیں اسی طرح مخیر احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی استطاعت سے نوازا ہے وہ بھی اس کارِ خیر میں حصہ لے کر الفضل اخبار کی ترقی میں دن دگنا اور رات چوگنا اضافہ کر سکتے ہیں۔ ضرورت اسی امر کی ہے کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ پر دن رات ایک کر کے آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت حضور کی خواہش کے پیشِ نظر دس ہزار کر دیں۔ تا اللہ تعالیٰ خلیفۂ برحق کی دعاؤں کے مستحق ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کام کو کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین وخیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴ ضلع بہاولنگر

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کی اسّی سے زائد کتب اور تحریرات کے مطالعہ سے یہ بات اظہر مِنَ الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو ذاتی اور زندہ تعلق تھا اور گہری اور شدید محبت ذاتِ باری تعالیٰ سے آپ کو تھی اُس کے بعد سب سے زیادہ عقیدت و محبت آپکو اپنے آقا و مولیٰ حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

"یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں اور اگر یہ عشقِ رسولؐ کفر ہے تو پھر میں سخت کافر ہوں۔"

ہر شخص جسے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کا موقع ملا ہے وہ یہ گواہی دیگا کہ آپ کی کتب میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، عظمت و کبریائی اور توحید کے بعد سب سے زیادہ ذکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ملتا ہے اور یہ ذکر اتنا کثیر، اسقدر پُر تاثیر و وجد آفرین اور مسحور کن ہے کہ جسے پڑھتے ہوئے انسان کی رُوح وجد میں آجاتی ہے اور بے اختیار انسان کی زبان پر درود و سلام جاری ہو جاتا ہے۔

اس مختصر نوٹ میں آپکی عشق و محبتِ رسولؐ میں ڈوبی ہوئی بے شمار تحریروں اور اشعار میں سے چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں اور وہ بھی اختصار کیساتھ۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

۱۔ "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ... حضرت سیدنا و مولٰنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا ہے" (ازالہ اوہام)

۲۔ "ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبیؐ کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اسکے نور سے ملی"

۳۔ "میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ..... اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی گئی ..... وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اسکے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے"

(حقیقۃ الوحی صہ ۱۱۵)

۴۔ "آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے"

(کشتی نوح)

۵۔ "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے"

۶۔ "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
مصطفےٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو یہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے"

۷۔ "جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

۸۔ "یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

محترم چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹفک سٹور کی یاد میں

(مکرم سلطان احمد صاحب واقفِ زندگی۔ معلم وقفِ جدید دارالعلوم غربی ربوہ)

خاکسار محترم چوہدری صاحب کو اس وقت سے جانتا ہے جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ اور احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ اپنی زندگی میں بہت بڑا انقلاب لے آئے انارکلی سے ملحق گنپت روڈ لاہور میں محترم چوہدری صاحب نے ایک زرِ کثیر خرچ کر کے اپنی دکان کے اوپر ایک کمرہ بنایا اور نماز باجماعت کا انتظام اور لائبریری وغیرہ قائم کی۔

محترم چوہدری صاحب خود اور ان کی کار جماعتی کاموں کے لیے ہر وقت وقف رہتے خاکسار کے ساتھ بھی جماعتی کاموں میں بہت تعاون رہتا۔ سلسلہ کے خادموں خاص کر واقفین کی عزت بہت کرتے ایک واقعہ عرض کرتا ہوں خاکسار نے ایک تربیتی اور تبلیغی پروگرام بنایا محترم چوہدری صاحب نے بھرپور تعاون فرمایا اپنی نئی کار لے کر خود تشریف لے آئے ہم دونوں بھائی ایک ایسے راستہ پر چل رہے تھے جہاں کچھ حصہ اینٹوں کی سڑک تھی۔ اور کچھ خراب راستہ تھا۔ کار کچھ تیز جا رہی تھی۔ میں نے کہا چوہدری صاحب نئی کار ہے آہستہ رکھیں کوئی خرابی نہ پیدا ہو جائے مسکرا پڑے اور فرمانے لگے ملک صاحب ایک واقفِ زندگی کے مقابلہ میں کار کی کیا حیثیت ہے۔ مسکرا کر فرمانے لگے مجھے تو آپ کی فکر ہے کار کی نہیں۔

نظام کی پابندی

محترم چوہدری صاحب نے بیان کیا ایک دفعہ میرے غیر احمدی رشتہ داروں نے میرے ساتھ مناظرہ رکھ لیا۔ اور بڑے بڑے جبہ پوش مولوی صاحبان کو میرے سمجھانے کے لیے بلایا گیا۔ عین وقت پر جب مرکز میں نے فون کیا تو مجھے ہدایت ملی کہ مناظرہ نہیں کرنا میں نے ان کو کہہ دیا کہ میں مناظرہ نہیں کروں گا۔ وہ کہنے لگے ہمارا تین ۳۰۰ روپیہ خرچ ہوا ہے محترم چوہدری صاحب نے ۳۰۰ روپیہ بخوشی ادا کر دیا۔

محترم چوہدری صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق تھا آپ کی دوکان تبلیغ کا مرکز تھی۔ جب بھی دیکھا تبلیغ خوب ہو رہی ہے

دیانت داری کی اعلیٰ مثال

خود چوہدری صاحب نے ایک دفعہ بیان کیا اور بعض اور دوستوں سے بھی سُنا۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے بل سامان سائنس کچھ بنوایا جاتا اور رقم زیادہ بنا دی جاتی میں نے یہ طریق بالکل چھوڑ دیا اکثر ان دوستوں نے کہا جو سامان لیتے تھے کہ کاروبار کیسے چلے گا تو کہا کہ کاروبار چلے یا نہ چلے میں نے یہ بددیانتی نہیں کرنی۔

محترم چوہدری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک دوست تھے اللہ تعالیٰ ان کو بہت بہت جزاء دے ان کی وجہ سے مجھے پہلی دفعہ ربوہ جانے کا موقعہ ملا۔ اسکا موقع اس طرح پیش آیا کہ جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا وصال ہوا تو میں ایک احمدی دوست کے ساتھ ربوہ گیا جب میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے چہرہ کی زیارت کی تو میرے دل نے گواہی دی کہ ایسے چہرے جھوٹے لوگوں کے نہیں ہو سکتے اس کے بعد تلاشِ حق کی طرف قدم چل پڑا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دے دی۔

خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت

محترم چوہدری صاحب کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے یہ جذبہ رکھا ہوا تھا کہ اپنے پیارے آقا سے دیوانگی کی حد تک محبت تھی۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جب لاہور تشریف لاتے جہاں بھی حضور انور ٹھہرتے کوشش ہوتی کہ نمازیں حضور انور کے پیچھے ادا کی جائیں خاص کر صبح کی نماز خود بھی اور بعض دوستوں کو اپنی کار پر نماز کے لیے لے جاتے۔

ایک دفعہ حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کر کے باہر نکلے اور مجھے خود ہی بتانے لگے کہ آج میں حضور انور سے بعض خصوصی ہدایات اور راہنمائی حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا تھا اور ساتھ خود ہی فرمایا اب میرے بچے جوان ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں حاضرِ خدمتِ اقدس ہوا۔

محترم چوہدری صاحب بہت پیچھے آئے احمدیت کی تعلیم پر تیزی سے عمل کرتے ہوئے بہتوں سے آگے نکل گئے۔

اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ اور جملہ لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخت لگانے کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جو مسلمان بھی کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیتی بوتا ہے اور پھر اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھاتا ہے تو یہ کھیتی اور درخت اس کے لئے ثواب کا موجب بن جائے گا۔

(بخاری کتاب المحرث والمزارعۃ)

(سیکرٹری وقار عمل اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

"جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں مورخہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ فروری بروز اتوار۔ سوموار اور منگل جامعہ احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں۔ بہت سی دلچسپ کھیلیں مثلاً روک دوڑ اور میوزک ریس بھی پروگرام میں شامل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں"

(منتظم اشاعت سالانہ گیمز جامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۹ تا ۲۶ فروری ہفتہ شجرکاری منائیں۔ مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کی قابل قدر مساعی بسلسلہ تحریک جدید

جماعت احمدیہ فیصل آباد کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید مکرم رانا منظور احمد صاحب نے مقامی لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے دفتر سوم کے کام کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق استوار کرنے کی شبانہ روز کوشش کے بعد دفتر ہذا میں بڑے خوشکن نتائج بھجوائے ہیں جو بغرض دعا اور دیگر جماعتوں اور لجنات کی راہنمائی کے لئے خلاصۃً ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

I:۔ گذشتہ سال کی نسبت دفتر سوم میں ۱۰۰ افراد کے نئے وعدے بقدر ۱۷۴ ۲۴ روپے حاصل کئے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

II:۔ حسب ذیل بھائیوں اور بہنوں نے اپنے امام عالی مقام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید کی قربانی میں نمایاں حصہ لیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

مکرمہ بیگم صاحبہ شیخ سمیع اللہ صاحب صدر لجنہ اماء اللہ فیصل آباد شہر	۱۰۰۰/-	روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری لطیف احمد صاحب انجینئر صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ غلام محمد آباد	۱۰۰۰/-	"
مکرم شیخ نعیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ عزیز احمد صاحب حلقہ مسجد فضل	۱۰۰۰/-	"
مکرم شیخ خورشید احمد صاحب ابن مکرم شیخ عزیز احمد صاحب حلقہ مسجد	۱۰۰۰/-	"
مکرم ڈاکٹر دلدار احمد صاحب النور ہسپتال بٹالہ کالونی	۱۰۰۰/-	"
مکرم سلیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری دین محمد صاحب جھال خانو آنہ	۱۰۰۰/-	"
مکرم نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری دین محمد صاحب جھال خانو آنہ	۱۰۰۰/-	"
مکرم وسیم احمد طارق صاحب ابن مکرم چوہدری دین محمد صاحب جھال خانو آنہ	۱۰۰۰/-	"
مکرم ملک زبیر احمد صاحب ابن مکرم ملک عبدالرشید صاحب حلقہ مسجد فضل	۱۰۰۰/-	"
مکرم اصغر علی صاحب علوی حلقہ حاجی آباد۔	۱۰۰۰/-	"
عزیزہ واصلہ محمود صاحبہ بنت مکرم شیخ محمود احمد صاحب مدینہ ٹاؤن	۵۰۰/-	"
عزیزہ اسماء محمود صاحبہ بنت مکرم شیخ محمود احمد صاحب مدینہ ٹاؤن	۵۰۰/-	"
عزیز معاذ محمود صاحب ابن مکرم شیخ محمود احمد صاحب مدینہ ٹاؤن	۵۰۰/-	"
مکرم سید شبیر احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید غلام محمد صاحب شاہ میڈیکو	۵۰۰/-	"

III:۔ ان نمایاں وعدوں کے علاوہ ۱۲ کس دودھ پیتے بچوں کے بھی وعدے لکھوائے اور حسب ذیل بہنوں نے حصول وعدہ جات میں نہایت لگن اور محنت سے کام کیا مکرمہ بشریٰ منور صاحبہ صدر مدینہ ٹاؤن مکرمہ امۃ المنان صاحبہ صدر غلام محمد آباد مکرمہ محمودہ سمیع اللہ صاحبہ سیکرٹری گلبرگ۔ مکرمہ صدر صاحبہ سمن آباد۔ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ قائمقام صدر جھال خانو آنہ۔

مذکورہ بالا فہرست سے ظاہر ہے کہ ایک ایک گھر سے دو دو تین تین وعدے نمایاں حیثیت کے ہیں۔ ان مساعی سے امید ہے کہ انشاء اللہ امسال فیصل آباد کا بجٹ تحریک جدید پچھتر ہزار روپے سے بڑھ کر ایک لاکھ روپیہ سے بھی تجاوز کر جائے گا اور تعداد مجاہدین میں بھی دوچند سے بھی زائد اضافہ ہو جائے گا۔ یہ خوشکن نتائج دراصل اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح خطوط پر کام کرنے سے حاصل ہوئے ہیں اور وہ خطوط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ میں متعین ہیں۔ مکرم رانا منظور احمد صاحب اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیدار بہنوں نے انہیں بخوبی سمجھا اور ان پر عمل کیا اور کامیابی کا منہ دیکھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ دیگر جماعتیں اور لجنات بھی انہی خطوط پر عمل پیرا ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ـــ ربوہ)

ضرورت ہے

۱۔ اچھا کام جاننے والے۔ درمیانی عمر کے تجربہ کار لوگوں کی ضرورت ہے۔
۲۔ مالی ـــ ۲ آسامیاں۔ باورچی ـــ ۱ آسامی

خواہشمند احباب اپنے امیر یا صدر کی وساطت سے نظارت ضیافت سے رابطہ کریں۔

(ناظر ضیافت)

شجرکاری کے فوائد اور اس کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"اگر درخت لگانے کی عادت ڈالی جائے تو یہ کئی لحاظ سے مفید ہو جلانے کے لئے لکڑی بھی مل جائے سایہ بھی ہو اور پھر ایسے درخت لگائے جا سکتے ہیں جن کا فائدہ بھی ہو مثلاً شہتوت کے درخت ہیں ان پر اگر ریشم کے کیڑے چھوڑ دیئے جائیں تو ایک ایک درخت پر دل روپیہ کا ریشم تیار ہو سکتا ہے اور اگر دو چار درخت ہی اس کے لگا لئے جائیں تو گھر والوں کے کپڑے ہی اس کی آمد سے تیار ہو سکتے ہیں اور لکڑی بھی جلانے کے لئے کافی مل سکے گی پھر جس جگہ درخت ہوں وہاں بارشیں بھی زیادہ ہوتی ہیں اور جہاں درخت نہ ہوں وہاں بارشیں کم ہوتی ہیں اور جب ہو تو مٹی بہہ بہہ کر وہ جگہ نشیب ہو جاتی ہے غرض کہ بیسیوں فوائد ہیں۔"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء) سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے خسر مکرم بابو خان صاحب قریشی چک نمبر ۲۳ R.B چوہلہ ضلع فیصل آباد مورخہ ۲/۲/۸۳ کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بہت نیک اور ملنسار تھے۔ انہوں نے درویشانہ زندگی بسر کی۔ اپنے حلقہ میں بطور صدر اور سیکرٹری مال کے کافی عرصہ کام کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

(محمد انور خان فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موسم شجرکاری کا شروع ہو چکا ہے۔ تمام ناظمین صاحب اضلاع و زعماء کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی مہم کو تنظیم کے تحت اپنے اپنے حلقہ میں شروع فرمائیں۔ اس سے قوم و ملت کی معیشت مضبوط ہوگی۔ نیز اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اعداد و شمار سے بھی مطلع فرمائیں کہ اس قدر تعداد میں درخت سڑکوں راستوں گھروں اور کھیتوں میں لگائے گئے ہیں۔

(قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مطالعہ کتب ماہ فروری

خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ فروری میں حضرت اقدس کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" مقررہ ہے۔ قائدین اضلاع و مقامی خدام کو اس کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دلائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

● عاجزہ کے بھائی مکرم مطیع الرحمان صاحب ڈنمارک میں بیمار ہیں پہلے ایک اپریشن ہو چکا ہے اب ڈاکٹروں نے دوسرے اپریشن کا مشورہ دیا ہے میرے دوسرے بھائی الطاف الرحمان سویڈن میں مقیم ہیں ان کے ہاتھ پر کیمیکل پینٹ پڑ گیا ہے جس کی وجہ سے ہاتھ کی کھال اتر گئی ہے عاجزہ خود بھی بیمار ہے ایک اپریشن بھی ہو چکا ہے احباب کرام ہم تینوں بہن بھائیوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کریں۔

(شمیم فرحت بنت شیخ محب الرحمان صاحب کپورتھلوی مرحوم ۴۵/۲ لے دار العلوم وسطی ربوہ)

تصحیح ضروری

الفضل ۱۵ فروری ۱۹۸۳ء کے صفحہ ۸ پر ایک درخواست دعا شائع ہوئی ہے جس کی چھٹی سطر میں سہو کتابت سے ایک غلط لفظ لکھے جانے کی وجہ سے عبارت کا مفہوم بدل گیا ہے۔ اس سطر کی اصل عبارت یہ ہے۔

"موصوف بہت محنتی اور خادم سلسلہ ہیں"

احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

چندہ ممبری ناصرات الاحمدیہ

پہلی سہ ماہی میں ناصرات کے چندہ ممبری کا بجٹ پورا نہیں ہوا۔ براہ کرم اپنی کوشش تیز کر کے گزشتہ سہ ماہی کا بجٹ پورا کریں اور اس سہ ماہی میں چندہ ممبری اضافہ کے ساتھ دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

۲۸ فروری ۱۹۸۳ء تک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ۱۵/۹ حصہ وعدہ کی ادائیگی ضرور فرمائیں

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۹۶ :-

میں نذیر بیگم بیوہ ماسٹر محمد حسین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

① ترکہ خاوند مرحوم کا ۱/۸ حصہ مبلغ ۲ ہزار ۲۱۰۰/- ایک سو روپے نقد وصول ہوا ہے۔

② مشین سلائی کہنہ مالیتی ۲۰۰/- روپے۔

③ حق مہر ۳۲/- روپے پسران نے ۹۶۸/- روپے ملا کر ۱۰۰۰/- روپے بنا دیا ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- نذیر بیگم بیوہ ماسٹر محمد حسین صاحب والدہ ماسٹر محمد قاسم محمود صاحب دارالرحمت شرقی حلقہ دارالبرکات ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- راجہ منیر احمد خاں وصیت نمبر ۲۴۴۳۔

گواہ شد نمبر ۲ :- قاسم محمود مکان نمبر ۶/۲۰ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ وصیت نمبر ۲۲۵۷۴۔

مسل نمبر ۲۵۱۹۷ :-

میں نصیرہ نسرین زوجہ چوہدری عبدالرحیم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

① حق مہر ۳۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔

② گھڑی ایک عدد مالیتی ۲۰۰/- روپے۔

③ سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے

کل مبلغ ۳۷۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- نصیرہ نسرین اہلیہ چوہدری عبدالرحیم دارالیمن شرقی ربوہ

گواہ شد نمبر ۱ :- مولوی محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن۔

گواہ شد نمبر ۲ :- ڈاکٹر ناصر احمد خاں سیکرٹری تحریک جدید وصیت نمبر ۲۰۹۶۳۔

مسل نمبر ۲۵۱۹۸ :-

میں محمد جمال ولد محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۴۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلے واقع نواب پارک مالیتی ۱۲۵۰/- روپے نزد مذبح خانہ ربوہ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۲/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمد جمال کوارٹر ۴۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- غلام احمد ظہور وصیت ۱۳۳۳۷

گواہ شد نمبر ۲ :- سلطان محمود انور وصیت نمبر ۱۵۱۹۵۔

مسل نمبر ۲۵۱۹۹ :-

میں امۃ الرشید زوجہ محمد جمال صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۴۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

① کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے۔

② سلائی مشین مالیتی ۲۰۰/- روپے۔

③ حق مہر بذمہ خاوند ۷۰۰۰/- روپے۔

کل جائیداد مالیتی ۲۹۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- امۃ الرشید زوجہ محمد جمال صاحب کوارٹر ۴۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- سلطان محمود انور وصیت نمبر ۱۵۱۹۵۔

گواہ شد نمبر ۲ :- محمد جمال ولد محمد اسماعیل صاحب خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۲۰۰ :-

میں شفقت اللہ ناصر ولد ملک محمد شیر صاحب قوم جوئیہ راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- شفقت اللہ ناصر ولد ملک محمد شیر صاحب جوئیہ بمقام چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد نمبر ۱ :- محمد طارق اسلام مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- وسیم احمد طارق مربی سلسلہ احمدیہ چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۵۲۰۱ :-

میں عبدالحق ولد مولوی سید عمر خان صاحب قوم پٹھان چترزئی پیشہ حال خانہ نشین عمر ۹۶ سال تقریباً بیعت ۱۹۰۷/۱۱ ساکن سوسل ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۱۹۷۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زرعی زمین برقبہ ۲۲ کنال ۱۸ مرلے واقع موضع سوسل ضلع ہزارہ مالیتی ۶۹،۰۰۰/- روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- عبدالحق ولد سید عمر خان صاحب بمقام سوسل ضلع ہزارہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- عبدالحئی خان پسر موصی۔

گواہ شد نمبر ۲ :- عبداللہ خان پسر موصی۔

"الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانا ہمارے پیارے آقا کی خواہش ہے — یہ بات یاد رکھئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: زیورک

سخت تکالیف برداشت کیں۔ نہ اُس زمانہ میں اور نہ ہی بعد کے زمانہ میں کسی موقعہ یا مرحلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل تحریک امن کے خلاف تھا۔ حضور ساری عمر امن کے قیام میں مشغول رہے اور جب ابتدائی مسلمانوں کو جنگوں میں حصہ لینے پر مجبور کیا گیا تب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام امن کی جدّ و جہد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھا۔ ایک مرتبہ بھی کسی جارحانہ جنگ میں حصہ نہ لیا۔ بلکہ ہمیشہ دفاع ہی کرتے رہے فتح مکہ کا واقعہ اس حقیقت کو اس رنگ میں آشکار کرتا ہے کہ غیر مسلم مورخین بھی حضورؐ کے کردار پر نہ صرف اعتراض نہیں کر سکے بلکہ حضور کی امن کے قیام اور استحکام کی تعلیم نیز شاندار عفو و درگذر کے نمونہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ موجودہ زمانہ میں اگر دنیا امن چاہتی ہے تو خدائی ارشاد اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ کے مطابق عمل میں نیک تغیر پیدا کر کے ہی امن قائم ہو سکتا ہے آج کل بڑی سیاسی طاقتیں چھوٹی اقوام کے حقوق تلف کر رہی ہیں انصاف اور عدل قائم نہیں اور انسانی حقوق کے قیام کا شور محض کاغذی کارروائی سے آگے بڑھنے نہیں پاتا۔ عالمگیر امن صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اختیار کرنے سے قائم کیا جا سکتا ہے مکرم نسیم مہدی صاحب کی تقریر کے بعد زیورک یونیورسٹی کے شعبہ دینیات کے ایک رکن ڈاکٹر یُورگ فان اِنز نے "نبی کریمؐ کی زندگی میں مذہب اور معاشرہ" کے موضوع پر تقریر کی۔

جلسہ کے دوران اور آخر میں وقتاً فوقتاً خاکسار نے اپنے صدارتی ریمارکس میں حاضرین کو اس طرف توجہ دلائی کہ اسلام کے دشمنوں نے دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بالکل غلط تصویر پیش کی ہے اور ستم تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کے مذہبی پیشواؤں کی صداقت کو ثابت اور عزت کو قائم کیا وہی لوگ حضورؐ کے خلاف زبان درازی میں پیش پیش ہیں۔ حضورؐ دنیا کے محسن اعظم تھے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم حضورؐ کا صحیح اسوۂ حسنہ لوگوں کے سامنے بار بار پیش کرتے رہیں۔

(شیخ ناصر احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ)

تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم القرآن کے زیر انتظام امسال جو طالبات میٹرک کا امتحان دیکر فارغ ہونگی ان کے لیے تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۳ء منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ جملہ صدریں اس طرف توجہ دیں اور ابھی سے اپنی لجنہ سے نمائندہ طالبات کو تیار کریں۔ نیز کلاس کے کامیابی کے لیے دعا بھی شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقفِ جدید کی معاونت کرنیوالے احباب کیلئے بشارت

حضرت مصلح موعود نے وقفِ جدید کے آغاز میں فرمایا:-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے ..... وہ میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء)

مخلصینِ جماعت سے اس الٰہی تحریک کی مدد کے لئے قدم آگے بڑھانے کی گذارش ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق بخشے۔ (ناظم مال وقف جدید)

تجاویز برائے ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء ۱۳۶۲ ہش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء کے لئے تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری مقرر ہے۔

قواعد کیمطابق جملہ تجاویز جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے کی منظوری سے آنی چاہئیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

قائدین اضلاع متوجہ ہوں

نواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ انشاء اللہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ مارچ بروز جمعہ، ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین سے درخواست ہے فوری کوششیں شروع کر دیں کہ آپ کے ضلع سے زیادہ سے زیادہ گھوڑے امسال شامل ہوں اور جن اضلاع سے پچھلے سالوں نمائندگی نہیں ہوئی ان سے اس سال نمائندگی ضرور ہونی چاہیئے۔ (مہتمم صحت جسمانی)

احباب ہوشیار رہیں

ایک شخص جو اپنا نام طارق محمود والد کا نام نور حسین چھوٹے بھائی کا عارف پتہ کینال محلہ منڈی مرید کے بتاتا ہے۔ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ والد کا بھٹہ ہے۔ مذکور جماعتوں میں موٹر کی خرابی کا بہانہ کر کے رقمیں بٹور رہا ہے۔ احباب ہوشیار رہیں۔ ممکن ہے نام بدل لے۔ بہانہ بھی کوئی اور بتائے۔ احباب اس قماش کے لوگوں سے ہوشیار رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

تبدیلی دوکان

نذیر کلاتھ ہاؤس گولبازار سے چوک یادگار (نزد دارالضیافت) میں تبدیل ہو گئی ہے۔

خاکسار
حاجی نذیر احمد

کوٹھی "الضیاء" کرایہ کیلئے خالی ہے

کوٹھی "الضیاء" کرایہ کے لئے خالی ہے۔ جس میں سوئی گیس، بجلی اور دیگر سہولیات موجود ہیں۔ کوٹھی کا پتہ "الضیاء" نمبر ۲/۲ آفس فیکٹری روڈ فیکٹری ایریا ربوہ۔ خواہشمند حضرات بالمشافہ مل کر کرایہ نامہ طے کر لیں۔
بشارت احمد خان مکان نمبر ۵/۵ دارالرحمت وسطی ربوہ

گوجرانوالہ میں بجلی کے سامان کا منفرد ادارہ
نصیر الیکٹرک سٹور
جہاں ہر قسم کا وائرنگ کا سامان • تاریں • ٹیوبیں • بلب
اور
دیگر بجلی کا سامان تھوک و پرچون دستیاب ہے۔
پروپرائیٹر:- حاجی نصیر احمد سولنگی کھنڈ بازار گوجرانوالہ

ہاؤسنگ سکیم
شکور پارک ربوہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں
ٹاؤن کمیٹی سے نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے
پکی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
سیل شروع ہے
احباب فائدہ اٹھائیں
ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ہر قسم کے جھگڑے سے پاک
مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴
صدیق اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰
املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائٹر حاجی عبد السمیع باسط منزل ۱۴ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴